مرزائی ریشہ دوانیاں اور سرکاری چشم پوشی!

محمد اعجاز مصطفیٰ

موجودہ حکومت کے برسرِاقتدار آتے ہی یوں لگتا ہے گویا قادیانی فتنہ پرَو رٹولے کو پر لگ گئے ہیں۔ آئے دن ان کی سازشیں اور شرارتیں اندرون وبیرونِ ملک طشت از بام ہوتی رہتی ہیں، ان کی سازشوں اور شرارتوں کا یوں بڑھنا کوئی معمولی واقعہ یا کوئی سادہ سی بات نہیں، اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی محرک ضرور ہے جو خفیہ طور پر کام کررہا ہے۔

آخر سوچنے کی بات ہے کہ موجودہ حکومت نے آتے ہی اقتصادی کمیشن میں جہاں دوسرے ماہرینِ اقتصادیات کے نام شامل کیے' وہاں عاطف قادیانی سمیت کچھ اور قادیانیوں کے نام بھی شامل کیے۔ اور یہ عاطف میاں وہ ہے جس کے بارہ میں جناب عمران خان صاحب کنٹینر پر کھڑے ہوکر کہا کرتے تھے: ''یہ عاطف میاں ہماری حکومت کے وزیرخزانہ ہوں گے۔'' وہ بعض وجوہ کی بنا پر وزیر خزانہ تو نہ بن سکا، لیکن جناب عمران خان کی حکومت نے اسے اقتصادی کمیشن میں شامل کرلیا۔ جب اس کے خلاف عوام کا دباؤ بڑھا تو اس کا نام اقتصادی کمیشن میں شامل نہ کیے جاسکنے کی وجہ سے وہ کمیشن ہی ختم کردیا۔ اسی پر بس نہیں، بلکہ اس حکومت کے دور میں ایک سزا یافتہ مجرم عبدالشکور نامی قادیانی شخص جو جیل میں ہوتا ہے، اس کی سزا مکمل ہونا ابھی باقی ہوتی ہے کہ اسے نہ صرف جیل سے رہائی کا پروانہ تھما دیا جاتا ہے، بلکہ بڑے عزوافتخار اور تکبر وغرور کے نشے میں امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے دربار میں رسائی بھی دلائی جاتی ہے، اور پھر وہ بین الاقوامی میڈیا کے سامنے پاکستان پر الزامات لگاکر ہمارے پیارے ملک پاکستان کی توہین کرتا ہے۔

اس کے بعد اسی سال جب حج فارم جاری کیا جاتا ہے تو اس حج فارم میں موجود ختم نبوت کا حلف نامہ اُڑا دیا جاتا ہے۔ علمائے کرام اور عوام کے بھرپور احتجاج کے بعد وزیر مذہبی امور لایعنی سی

مانتے ہیں اور اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرتے ہیں تو ہمیں ان کے اقلیتی کمیشن میں بیٹھنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ ختم نبوت کا معاملہ ہمارے لیے ریڈ لائن ہے۔ تحفظِ ختم نبوت، تحفظِ ناموسِ رسالت، تحفظِ ناموسِ اصحابِ رسول، تحفظِ ناموسِ اہلِ بیت اطہار اور تحفظِ ناموسِ امہات المومنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بڑھ کر ہمارے لیے کوئی چیز نہیں، اس پر ہمارا سب کچھ قربان ہے۔ اس پر کسی کو ابہام نہیں ہونا چاہیے۔ اس موقع پر اسپیکر چوہدری پرویز الٰہی نے کہا کہ ہم سب ناموسِ رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے محافظ ہیں۔ وفاقی کابینہ میں اکثر وزراء نے اس ترمیم کی مخالفت کی۔ کابینہ نے طے کیا کہ جب تک قادیانیوں کا سربراہ تسلیم نہیں کرتا کہ وہ غیر مسلم ہیں، تب تک وہ قومی اقلیتی کمیشن میں نہیں شامل ہوسکتے۔ قادیانی آئینِ پاکستان کو جب تک تسلیم نہیں کرتے وہ کمیشن میں نہیں آسکتے۔ ایجنڈا ختم ہونے پر اسپیکر چوہدری پرویز الٰہی نے اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دیا۔‘‘ (روزنامہ انتخاب، ۱۲ مئی، ۲۰۲۰ء)

....

’’کے پی کے‘‘ کے سرکاری اسکوں میں ایک بار پھر چوتھی کلاس کی اسلامیات کے نصاب سے عقیدہ ختمِ نبوت کے متعلق مضمون میں تحریف کی گئی ہے اور یہ کسی قادیانی یا قادیانی نواز کی کارستانی ہوسکتی ہے۔ دونوں کتابیں میرے سامنے ہیں اور دونوں میں فرق واضح کیا جاتا ہے۔ ۱۸-۲۰۱۷ء کے چوتھی کے اسلامیات کے نصاب کی کتاب میں صفحہ نمبر: ۱۳ پر انبیاء و رسل علیہم السلام پر ایمان کے عنوان کے تحت عبارت ہے:

> ’’سب سے آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول اور نبی ہیں، **آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے**، قیامت تک آنے والے انسانوں کی رہنمائی کا واحد ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر **نازل ہونے والی** کتاب قرآن مجید اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور سیرت ہے۔ **ان باتوں پر یقین رکھنا عقیدہ ختم نبوت کہلاتا ہے، جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری پیغمبر نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور اسلام سے خارج ہے۔**‘‘

۲۰-۲۰۱۹ء کے چوتھی کے اسلامیات کے نصاب کی کتاب میں یہی عبارت یوں ہے:

’’سب سے آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول اور نبی ہیں، یعنی قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی رہنمائی کا واحد ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا پیغام یعنی قرآن مجید اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سنت وسیرت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرنے سے دنیا وآخرت میں کامیابی اور نجات مل سکتی ہے۔''

آپ نے دونوں عبارتوں میں موازنہ کرلیا، ایک تو نئے نصاب میں خط کشیدہ عبارت پوری حذف کردی گئی۔

۲:- آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ''نازل ہونے والی کتاب'' کو بدل کر ''کا لایا ہوا پیغام یعنی.....'' کردیا۔

۳:- سنت اور سیرت ہے کہ بعد عبارت حذف کرکے اس کی جگہ ''اس کا مطلب یہ ہے کہ'' آگے عبارت بڑھائی گئی جو قادیانیوں کے منشا ومطلب کو تو پورا کررہی ہے، لیکن مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت پر چھری چلائی گئی ہے۔

۴:- اور پھر صفحہ: ۱۴ پر سوال نمبر: ۶ ''آخری پیغمبر کون ہیں؟ عقیدہ ختمِ نبوت سے کیا مراد ہے؟'' پورا اُڑا دیا گیا۔

اس جعل سازی پر کے پی کے اسمبلی میں جمعیت علمائے اسلام کی معززہ رکن محترمہ حمیرا خاتون نے نکتۂ اعتراض اُٹھایا تو اسپیکر مشتاق غنی نے انہیں جواب دیا کہ اسلامیات کی کتاب میں سے ختم نبوت کے الفاظ حکومت کی اجازت کے بغیر ختم کیے گئے تھے، وزیرِ تعلیم نے الفاظ کو دوبارہ نصاب میں شامل کرنے کا حکم دے دیا ہے، جب کہ تبدیلی کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی ہدایت کردی ہے۔ ادھر وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کے مشیر برائے تعلیم ضیاء اللہ بنگش نے جماعت چہارم کی اسلامیات کی کتاب سے ختم نبوت اور عقیدہ ختم نبوت کا باب نکالنے کے واقعے کا سخت نوٹس لیا ہے اور ایڈیشنل سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ محکمہ ایجوکیشن کی سربراہی میں انکوائری کمیٹی قائم کی ہے جو معاملے کی مزید تحقیقات کرے گی اور اس میں ملوث اہلکاروں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ مشیرِ تعلیم نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور اس پر کوئی سمجھوتا نہیں ہوگا اور جو بھی ذمہ دار ہے اس کو ضرور سزا دیں گے۔ انہوں نے تمام اسکولوں سے مذکورہ جماعت چہارم کی اسلامیات کی کتاب واپس لینے اور صوبے کے تمام اسکولوں کو ۲۰۱۸ء کی اسلامیات کی کتاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے اسٹاک سے مہیا کرنے کے احکامات بھی جاری کیے ہیں۔

بہرحال اہلیانِ پاکستان کے سوچنے کا مقام ہے کہ حکومتی ذمہ داران کی ناک کے نیچے ہمارے ایمان اور عقیدے پر دن دہاڑے ڈاکا ڈالا جاتا ہے، لیکن بقول ان کے ان میں سے کسی کو اس کا پتہ ہی نہیں ہوتا، جب مسلمان عوام احتجاج کرتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ حکومت کی اجازت کے بغیر یہ کام ہوا ہے اور آخر وہ

کون سے خفیہ ہاتھ ہیں جو اس طرح کی مسلسل کارروائیاں کررہے ہیں، آخران کو بے نقاب کیوں نہیں کیا جاتا اورانہیں کڑی سزائیں کیوں نہیں دی جاتیں؟! کیا اس وقت کا انتظار ہے کہ عوام خودان کے اوپر ہاتھ ڈالیں گے، تب حکومت کوسمجھ آئے گی؟! خدارا ایسے حالات نہ بنائیں کہ عوام اور ایسی خفیہ کارروائیاں کرنے والے باہم دست وگریباں ہوں اورعوام چن چن کرایسے افرادکوخود بے نقاب کرکے عبرت کا نشان بنائیں۔

....

ہمارے ملک میں امتناعِ قادیانیت آرڈی نینس ۱۹۸۴ء کے تحت قادیانیوں کواپنے مذہب کی تبلیغ کی بالکل اجازت نہیں، ایسا کرنے والے کوتین سال تک جیل اور مالی جرمانہ عائد ہوتا ہے، لیکن اس حکومت میں پاکستان میں بھی قادیانیوں کے چینل کھولے جارہے ہیں، جن پرحکومتی افراداورمقتدر طبقہ کواحساس دلانے اوران کی آنکھیں کھولنے کے لیے مرزا فاروق حیدر چیئرمین فورتھ پلر میڈیا واچ ڈاگ کی درج ذیل درخواست کافی ہے:

’’جناب عالی پیمرا کے چیئرمین محمدسلیم بیگ اورفخرالدین مغل ایک عرصہ سے قادیانیوں کے چینلزکوغیرقانونی طورپراور جانتے ہوئے کہ بغیرلائسنس کسی چینل کی سرپرستی کرنا اورخاص طورپرقادیانیوں کوبغیرلائسنس کے ملک میں ڈش اورکیبل پرچلانے کی سرپرستی کرنا قانوناً جرم ہے۔اس کے باوجود وہ آنکھیں بندکرکے اس تماشہ کودیکھتے رہے، جناب عالی! مزید یہ کہ فخرالدین مغل قادیانی جوکہ پیمرا آفیسر ہےاوراس نے احمدی جماعت کے ساتھ مل کر پاکستان میں نشریات چلانے کی سازش کی جس کے قادیانی ہونے کا ثبوت درخواست کے ساتھ لف ہے، پیمرا کے دیگرآفیسرزاورملازمین کوفخرالدین مغل قادیانی کی سازش کے متعلق معلوم ہوا تو دفتر میں لڑائی جھگڑا بھی ہوا اورفخرالدین مغل کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کی بجائے چیئرمین سلیم بیگ نے نہ صرف اس معاملے کودبادیا، بلکہ فخرالدین مغل کو پانچ سال کی چھٹی پرامریکہ بھجوادیا اوراس نے امریکہ میں سیاسی پناہ لے رکھی ہے اوروہ ابھی بھی پیمرا کا ملازم ہے۔

جناب عالی! گزارش ہے کہ قادیانی/ احمدیہ چینلز کی نشریات کو فی الفور بند کرتے ہوئے قادیانیوں کے چینلز کا Equipmen\Cable Installation مارکیٹ سے قبضہ میں لی جائے اور ڈسٹری بیوٹرز/ کیبل ڈش آپریٹرز کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے قادیانی / احمدیہ چینلز کی نشریات کے سیٹلائٹ بکس جن گھروں میں لگارکھے ہیں، وہاں سے برآمدکرکے قبضہ میں لیے جائیں اورقادیانی/احمدیہ چینلز کے سہولت کارفخرالدین مغل قادیانی کوبھی فوری پیمرا سے برطرف کیا جائے۔‘‘

العارض: مرزافاروق حیدر

چیئرمین فورتھ پلر میڈیاواچ ڈاگ

یہ مطالبہ کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے‘ یہ کوئی بلا جواز مطالبہ نہیں، بلکہ اس کا محرک یہ ہے کہ ہر قادیانی کسی محکمہ میں ملازم بعد میں ہوتا ہے اور اپنے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا مبلغ پہلے ہوتا ہے اور وہ اپنے عہدہ اور اسٹیٹس کو استعمال کرتے ہوئے قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے، جیسا کہ وفاقی شرعی عدالت نے اپنے ایک فیصلے میں کہا کہ:

’’مذہب کی تبلیغ پر پابندی کا محرک بھی اسی طرح کی سوچ ہے۔ قادیانیوں نے خود کو مسلمان کہنے اور مسلمانوں کو یہ تسلی دینے کہ احمدیت کو ماننے کا معنی اسلام کو ترک کرنا یا ایمان کے بدلے کفر کو اختیار کرنا نہیں، بلکہ بہتر مسلمان بننے کا موقع ہے، کی حکمت عملی کی بدولت ان میں اور زیادہ تر پنجاب میں کچھ کامیابی حاصل کی۔ اس مقصد کے کے لیے وہ تعلیم یافتہ مسلمانوں کے دلوں میں سخت فرقہ واریت اور علماء کی مسلسل شدت کے خلاف موجود نفرت کے روایتی سروں کو چھیڑتے ہیں اور انہیں اپنی تبلیغ، جسے وہ اسلام میں آزاد خیالی قرار دیتے ہیں، کی جانب راغب کرتے ہیں۔ یہ ’حکمت عملی‘ جس نے انہیں کچھ فائدہ دیا ہے، اس سوداگر کے اس فراڈ سے گہری مماثلت رکھتی ہے جو اپنے گھٹیا سامان کو ایک شہرت یافتہ فرم کا اعلیٰ قسم کا معروف سامان ظاہر کرکے چلتا کرتا ہے، قادیانی یہ تسلیم کرلیں کہ ان کی تبلیغ اسلام کے لیے نہیں، بلکہ کسی اور مذہب کی طرف ہے، تو بے خبر مسلمان بھی اپنے ایمان کو چھوڑ کر کفر قبول کرنے سے نفرت کریں گے، بلکہ اُلٹا قادیانیوں کے دلوں سے احمدیت کا طلسم ٹوٹ جائے گا۔‘‘ (قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے، مرتبہ: فیاض اختر ملک، ص:۲۳۰-۲۳۱)

افسوس یہ ہے کہ حکومتِ وقت، اربابِ اقتدار اور ان کے حواریوں کو اب بھی ندامت نہیں، اس لیے کہ انہیں احساس ہی نہیں کہ ہماری حکومت میں خلافِ دستور وخلافِ قانون کوئی کام ہو رہا ہے، جس کی وجہ سے وہ معاشی بدحالی، اسکینڈل پر اسکینڈل، وبائی امراض اور ٹڈی دل کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کی گرفت میں ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ دل کے اندھے پن سے محفوظ رکھے، اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یا اللہ! ہمارے اہلِ وطن اور حکومت کے قصور معاف فرما، ہمارے ملک کے اربابِ حل وعقد کو فتنۂ قادیانیت کو سمجھنے، ان سے بچنے اور اپنے ملک کو ان کی سازشوں سے محفوظ فرما۔ یا اللہ! ہمیں حضور اقدس ﷺ کے طفیل اس ملک پر، نیک، عادل، دینی حمیت اور ملکی وقار سے سرشار حکمران نصیب فرما، جو ملک، قوم اور مسلمانوں کو نیکی اور شرافت کی راہ پر ڈالیں، مظلوموں کے ساتھ عدل وانصاف کریں اور کمزوروں کی مدد اور اعانت کریں، وماذٰلک علی اللّٰہ بعزیز۔

وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ أجمعین

..... ۞ ..... ۞ ..... ۞ ....